حاشیہ لکھتے ہوئے جناب نے جو استدلال فرمایا ہے اس پر مجھے اطمینان نہیں ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ "وہ شخص جو پہلے کے کمائے ہوئے مال سے بدستور لطف اٹھاتا رہا ہے تو بعید نہیں کہ وہ اپنی اس حرام خوری کی سزا پا کر رہے"۔

سوال یہ ہے کہ سود کے حرام ہونے پر صحابہ کرامؓ نے کیا عمل فرمایا؟ اگر انھوں نے اخلاقی حیثیت کی بنا پر مستحقین کو مال واپس کیا ہے تو آپ کا استدلال صحیح ہو سکتا ہے، نیز اگر صحابہؓ کا عمل ایسا ثابت ہے تو آپ کو تفہیم القرآن میں اس کا اضافہ دینا چاہیے۔

ہندوستان کے دار الحرب ہونے پر بھی جواب میں کچھ روشنی ڈالیے۔

**جواب:۔** اس معاملہ میں قرآن کے الفاظ پر شاید آپ نے توجہ نہیں کی "فلہ ما سلف" کہنے کے بعد "وامرہ الی اللہ" جو فرمایا گیا ہے اس کا آخر کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اس کے معنی یہی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ پہلے کسی نے سود کھایا ہے یہاں اس کی معافی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے مقدمہ کو زیر تجویز رکھا گیا ہے۔ اگر وہ اپنی سود سے جمع کی ہوئی دولت کو اپنے لیے عیش و راحت اور شان و شوکت کا ذریعہ بنائے تو اس کی حیثیت ایسے شخص کی سی ہوگی جو اپنے پچھلے گناہوں پر کوئی ندامت نہیں رکھتا۔ اس لیے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس شخص سے مختلف ہوگا جو اپنے پچھلے گناہوں پر نادم ہو اور اپنے ظلم و جور سے کمائی ہوئی دولت کو اپنے عیش پر خرچ کرنے کے بجائے خلق اللہ کی خدمت پر صرف کرے، تاکہ اس کے اس جرم کی کسی حد تک تلافی ہو جائے جو وہ حالت جاہلیت میں کرتا رہا ہے۔ اس معاملہ کے متعلق اگر کوئی نظائر ہمیں تاریخ میں نہ بھی ملیں تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حکم کے منشا کی طرف جو صریح اشارہ قرآن شریف کر رہا ہے اس سے ہم آنکھیں بند کر لیں۔

سوال کے دوسرے جز کے جواب میں یہ امر ملحوظ رکھیے کہ ہندوستان نہ دار الاسلام ہے نہ دار الحرب، بلکہ یہ دار الکفر ہے۔ دار الحرب اس معنی میں اس کو کہہ سکتے ہیں کہ یہاں "حرب" ہونی چاہیے، نہ کہ اس معنی میں کہ یہاں حرب ہو رہی ہے۔

**سوال:۔** سود لینا اور دینا دونوں حرام ہیں مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستان دار الحرب ہے اور دار الحرب میں سودی قرضہ لینا جائز ہے۔ خصوصاً اہم سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے جہالت کی وجہ سے سودی قرضہ لیا اور اب ان پر ایک گراں رقم اصل کے علاوہ سود کی ہو چکی ہے، کیا اس نظام حکومت میں رہتے ہوئے وہ سود ادا کرنے کی اجازت رکھتے ہیں؟ نیز ناگزیر حالات میں سودی قرضہ لینا کیسا ہے؟

**جواب:۔** ہندوستان دار الحرب نہیں بلکہ دار الکفر ہے۔ ایسے لوگوں سے جو ہندوستان کو دار الحرب کہہ کر سودی کاروبار کو جائز بتاتے ہیں، یہ پوچھیے کہ آیا یہ صرف سود کے لین دین ہی کے لیے دار الحرب ہے یا دوسرے معاملات کے لیے بھی؟

شریعت تو سود لینے اور دینے کو یکساں حرام قرار دیتی ہے اور حرام بہرحال حرام ہی ہے۔ جو لوگ شریعت کے خلاف کام کرتے ہیں انھیں آخر یہ فکر کیوں ہے کہ وہ شریعت سے اجازت لے کر اس کے احکام کی خلاف ورزی کریں؟

ناگزیر حالات میں جو شخص سودی قرض لینے پر مجبور ہو وہ مضطر کے حکم میں ہے مگر اس صورت میں پوری قوم گناہ گار ہوتی ہے کہ اس نے کوئی اجتماعی نظم قائم نہیں کیا جس سے افراد کی ضرورتیں پوری ہو سکیں اور انھیں حرام میں مبتلا نہ ہونا پڑے۔

## غیر حکیمانہ تبلیغ سے اجتناب کی ضرورت

**سوال:۔** ایک شخص کو ایک مدرسہ میں تبلیغ کے لیے ملازم رکھا گیا ہے۔ اب مدرسہ کے منتظمین خود ہی اس کی تبلیغی مساعی کو روکنا چاہتے ہیں۔ مثلاً بعض آیات بچوں کو یاد کرانے میں وہ مانع ہوتے ہیں۔ ایسی چند آیات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصٰرٰی اولیاء — اے ایمان لانے والو! یہود و نصاریٰ کو ولی دوست نہ بناؤ۔